ہوا کہ طباعت کے بعد ترمیم و تنسیخ اور تکمیل میں تاخیر کے باعث بہت سے دوسرے اجزا بھی خراب ہو گئے تھے جن کی متفرق کاتبوں سے کتابت کرانے اور متفرق پریسوں میں طبع کرانے کی وجہ سے طباعت کا معیار باقی نہیں رہا اور ایسوسی ایشن کو مالی بار بھی زیادہ اٹھانا پڑا۔

یادِ یارِ مہربان : از پروفیسر خواجہ احمد فاروقی، دہلی یونیورسٹی، تقطیع متوسط، ضخامت ۲۰۹ صفحات کتابت و طباعت اعلیٰ۔ قیمت -/۲۱، پتہ :- گلستان پبلشنگ ہاؤس دہلی ۷۔

یہ کتاب خواجہ صاحب کے اُن مقالات و مضامین کا مجموعہ ہے جو وہ وقتاً فوقتاً ہندوستان کے بعض مشاہیر جن سے ان کی صاحب سلامت اور جان پہچان تھی اور بعض اپنے خاص دوست احباب اور بزرگ، ان کی یاد میں لکھتے رہے تھے، اول الذکر طبقہ میں سر تیج بہادر سپرو، آصف علی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولوی عبدالحق، پنڈت نہرو، ڈاکٹر ذاکر حسین، راجہ جی اور ڈاکٹر تاراچند اور دوسرے اور تیسرے طبقہ میں صرف ایک ایک یعنی صدیقی اور مولانا حامد حسن قادری شامل ہیں۔ یہ مضامین جس کو ہم خاکہ نگاری کہتے ہیں فنی اعتبار سے اُس کے تحت آتے ہیں یا نہیں، بہرحال یہ ایک ایسے صاحب قلب و نظر کے مشاہدات و تاثرات ہیں جن کا مطالعہ بھی وسیع ہے اور قوت مشاہدہ بھی تیز اور دوررس، اس لئے یہ سب مضامین تاریخی، سوانحی اور ادبی حیثیت سے بڑے معلومات افزا اور بصیرت افروز ہیں، پھر زبان و بیان کا کیا کہنا! خواجہ صاحب کا قلم گوہر رقم موج خرامِ یار کی طرح قدم قدم پر گل کترتا چلتا ہے، اس بناء پر انشائے لطیف کے اعتبار سے بھی یہ کتاب اُردو کے ادبِ عالیہ میں شمار ہونے کے لائق ہے۔

لکھنؤ کی لسانی خدمات : از ڈاکٹر حامداللہ ندوی، تقطیع متوسط، ضخامت ۱۷۶ صفحات، طباعت و کتابت بہتر، قیمت -/۱۲، پتہ :- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵۔

اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اردو شعر و شاعری میں جو مرتبہ و مقام دلی کا ہے وہ لکھنؤ کا نہیں ہے۔ لکھنؤ میں شاعروں کی بہتات کے باوجود ایک شاعر بھی ایسا پیدا نہیں ہوا جو تغزل میں میر، درد، غالب اور مومن کا ہم پلہ ہو، اگرچہ بعض دوسرے اصنافِ سخن مثلاً مرثیہ قصیدہ گوئی اور ریختہ میں لکھنؤ نے بڑی ترقی کی، لیکن شاعری میں ان اصناف کی وہ اہمیت نہیں ہے جو غزل کی ہے، بایں ہمہ اس میں شبہ نہیں